جلد ۵۴/۱۹ | ۱۷ صلح ۱۳۴۴ ہش | ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ | ۱۷ جنوری ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کو عصر کے وقت بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر فتح چاہتے ہو تو کوشش کرو کہ خدا تم سے راضی ہو جائے

خدا کسی بات سے راضی نہیں ہوتا مگر تقوے سے

"اے میرے دوستو جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو! خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دیگا وہ خیال کریگا کہ اسلام کی خدمت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلا بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہونے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے اوپر دو لعنتیں جمع کر لو، ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔

ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچکر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔" (ازالہ اوہام)

اخبار احمدیہ

— ○ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج غانا بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت ہائے احمدیہ غانا کی سالانہ کانفرنس کا کامیابی کے ساتھ مورخہ ۸ جنوری کو افتتاح ہوا۔ افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض حکومت غانا کے وزیر دفاع جناب کوفی بیکو صاحب نے سرانجام دیئے آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ غانا کی تبلیغی خدمات کو سراہا۔

ملک کے مختلف حصوں سے چھ ہزار نمائندگان نے کانفرنس میں شرکت کی۔ ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ کانفرنس کی رپورٹیں کثرت سے شائع ہوئیں۔ افتتاح کے موقعہ پر چار ہزار پانچ سو پاؤنڈ چندہ خاص جمع ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(نائب وکیل التبشیر)

— ○ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب قائمقام انچارج مبلغ ٹانگانیکا تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۵ء کو بعد دوپہر دعا کے ساتھ مسجد احمدیہ ٹانگا کی بنیاد رکھی گئی۔ الحمد للہ

دار السلام کے بعد ٹانگا اس ملک یعنی ٹانگانیکا میں دوسرے نمبر کا شہر ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر کو اہل شہر اور ملک کے لئے بابرکت فرمائے اور اس ملک کی سعید روحوں کو جلد از جلد اسلام کی طرف مائل کر دے آمین

(نائب وکیل التبشیر)

— ○ لاہور (بذریعہ ڈاک) رمضان المبارک کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک کے زیر انتظام درس قرآن پاک کا اہتمام کیا گیا ہے۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے ۱۹ جنوری سے ۲۴ جنوری تک مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک میں قرآن مجید کا درس دینا منظور فرما لیا ہے۔ درس کا وقت پونے چار بجے شام سے مغرب تک ہو گا۔ افطاری کا بھی انتظام ہو گا۔ انشاء اللہ

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ
حلقہ اسلامیہ پارک لاہور

مسعود احمد جہلمی نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ جنوری ۶۵ء

چالیس روزہ صدقہ کی اہمیت

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید چالیس روزہ صدقہ کا اعلان احباب نے الفضل میں پڑھا ہے۔ جیسا کہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا ہے جو رپورٹ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے انصار اللہ کے اجتماع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق پڑھی تھی اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ کی تضرعات کو اپنے خاص فضل سے نوازا ہے۔ (یہ رپورٹ الفضل مورخہ ۱۱/۱۲ میں شائع ہو چکی ہے)

صدقہ اسلامی اعمال صالحہ کا ایک نہایت اہم اور مقدس جزو ہے یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کو کھینچنے کا ایک نہایت کاری اور مضبوط ذریعہ ہے۔ یہ دراصل انسانی عاجزی اور تضرعات کا عملی مظاہرہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہماری عبدیت کے رشتہ کو استوار کرتا ہے صدقہ ہماری اس محبت کا بھی پیمانہ ہے جو ہم اس شخصیت کے لئے رکھتے ہیں جس کے لئے صدقہ پیش کرتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے نزدیک اس وقت سب سے پیارا وجود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا وجود ہے۔ آپ کی صحت سے بڑھ کر ہمیں اس دنیا میں کوئی بھی چیز عزیز نہیں ہے۔ چاہیئے کہ ہم مزید چالیس روزہ صدقہ کی تحریک کو غنیمت سمجھ کر اسے ہر طریق سے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ بکرے وغیرہ ذبح کرنے کے علاوہ غرباء کی امداد بھی صدقہ کی نہایت اہم صورت ہے۔ اور جیسا کہ اعلان میں واضح کیا گیا ہے سردی کے موسم میں ناداروں کے لئے گرم کپڑے مہیّا کرنا بھی ضروری ہے اسلام میں صدقہ کا اہم پہلو یہی ہے کہ اس کے ساتھ محض خیالی فائدہ وابستہ نہیں ہے بلکہ ایک لحاظ سے یہ خدمتِ خلق کا بھی ذریعہ ہے اور جو چیز ہم صدقہ میں دیتے ہیں وہ اپنے نادار بھائیوں کی امداد ہوتی ہے اس طرح اسلامی صدقہ مورد برکاتِ الٰہیہ ہے۔

بندگانِ حق کی مخالفت

فرستادگانِ حق کے مخالفین اگرچہ کوئی بھی مثبت کام نہیں کر پاتے تاہم ان کی مخالفت بھی ایک طرح سے حق کی اشاعت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے اعتراضات دراصل ان شکوک پر مشتمل ہوتے ہیں جو عوام کے دلوں میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کے اعتراضات سے یہ شکوک سامنے آجاتے ہیں اور بندگانِ حق ان کی توجیہات کر دیتے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ کا کلام عوام تک بھی پہنچ جاتا ہے اور اکثر کے شکوک رفع ہو جاتے ہیں اور وہ الٰہی جماعت میں شامل ہو کر دینِ حق کے مددگار بن جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بندگانِ حق کے مخالف بھی الٰہی سکیم کا ایک جزو ہوتے ہیں۔ ان کے وجود کی وجہ سے بہت سے مشکل سوالات حل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:۔

"اور ہم نے انسانوں اور جنّوں میں سے سرکشوں کو اسی طرح ہر اک نبی کا دشمن بنا دیا تھا ان میں سے بعض بعض کو دھوکا دینے کے لئے (ان کے دل میں) بُرے خیال ڈالتے ہیں جو محض ملمع کی بات ہوتی ہے۔ اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس تُو ان کو بھی اور ان کے جھوٹ کو بھی نظر انداز کر دے۔

اور (خدا تعالیٰ نے یہ اس لئے چاہا ہے) تا قیامت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل (اپنے اعمال کے نتیجہ میں) ایسی ہی باتوں کی طرف جھکیں اور تا وہ اس (یعنی جھوٹ) کو پسند کرنے لگ جائیں اور تا وہ (اپنے اعمال کا) نتیجہ دیکھ لیں۔ (تو کہدے کہ) کیا اللہ کے سوا میں کوئی اور فیصلہ کرنیوالا ڈھونڈوں؟ حالانکہ اُس نے تم پر کھلی کھلی کتاب اتاری ہے اور جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ سچائی کے ساتھ تیرے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے پس تو جھگڑا کرنے والوں میں سے نہ بن۔

اور تیرے رب کی بات (تو) حق اور انصاف کے ساتھ پوری ہو کر رہے گی (کیونکہ) اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ اور وہ خوب سُننے والا (اور) خوب جاننے والا ہے اور اگر تو زمین میں (بسنے والوں) سے اکثر کی بات کی پیروی کرے تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں گے۔ وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور صرف اٹکل سے باتیں کرتے ہیں۔

تیرا رب ہی یقیناً اسے جو اس کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے بہتر جانتا ہے اور وہی ہدایت یافتوں کو بہتر جانتا ہے۔"
(تفسیر صغیر صفحہ ۲۸۷-۲۸۸)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بندگانِ حق اور ان کے مخالفین کے معاملات کو نہایت وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ بندگانِ حق کے مخالفین ضرور ہوتے ہیں لیکن وہ طرح طرح کے حیلوں سے جو حملے کرتے ہیں آخر ان میں ناکام ہوتے ہیں۔ وہ کوئی مستقل نیک کام نہیں کر سکتے بلکہ اپنی تمام قوتیں حق کے پہاڑ سے ٹکرانے میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اس سے انکے نظریات کی بجائے حق کو ہی فائدہ پہنچتا ہے ان کے حملے دراصل حق کی کھیتی کے لئے کھاد کا کام دیتے ہیں اس لئے یہ مخالفینِ حق کو بجائے نقصان کے فائدہ ہی پہنچاتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ مخالفینِ حق مخالفت کے جوش میں ایسی ایسی باتیں کر جاتے ہیں کہ جو بالوضاحت عام عقل کے بھی خلاف ہوتی ہیں۔ چونکہ ان کے پیشِ نظر صرف مخالفت برائے مخالفت ہوتی ہے اس لئے وہ مخالفت کے جوش میں متضاد قسم کے اعتراضات کر گزرتے ہیں اور محض حق کو ٹالنے کے لئے اپنے مسلّمات کی بھی خود ہی تردید کر جاتے ہیں۔ ایک وقت میں جو بات ان کو ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جو بزعم ان کے بندگانِ حق کو نقصان پہنچائے گی وہی بات دوسرے وقت میں ان کے اپنے خلاف جا پڑتی ہے اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر پاکر اعلان کیا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور آپ نے اپنی نئی تحقیقات سے یہ ثابت کیا کہ آپ کی قبر سری نگر کشمیر محلہ خانیار میں موجود ہے تو آپ کے خلاف مخالفت کا ایک طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے لیکن آہستہ آہستہ یہ طوفان رام ہوتا چلا گیا اور بہت سے تعلیم یافتہ لوگوں نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ واقعی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام وفات پا چکے ہیں مگر ان میں سے جو مخالفت پر کھڑے ہوئے انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ حیات و وفاتِ مسیح کوئی اسلامی مسئلہ ہی نہیں۔ اس طرح بہت سے مخالفین نے حیات و وفاتِ مسیح کو غیر اسلامی مسئلہ قرار دے دیا۔ اور کہا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہوں یا وفات پا چکے ہوں اس سے اسلام کو کوئی فائدہ یا نقصان نہیں پہنچتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو اس کا جواب یہ دیا کہ واقعی یہ مسئلہ عام طور پر کوئی بڑا اہم مسئلہ نہیں ہے تاہم اس زمانہ میں چونکہ حیاتِ مسیح کے عقیدہ سے موجودہ عیسائیت کو تقویت پہنچتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ حقیقت کو واضح کر دیا جائے اور آپ نے اس ضمن میں فرمایا کہ مسیح ناصری علیہ السلام کو مرنے دو تاکہ اسلام زندہ ہو۔

اگر حیات و وفاتِ مسیح کا مسئلہ اسلامی نظریات پر کوئی اثر نہیں رکھتا تو پھر اگر یہ ثابت ہو جائے کہ آپ واقعی وفات پا چکے ہیں تو اس سے ہمیں مخالفین کو مرنے سے کیا فائدہ بلکہ آپکی وفات ثابت کرنے سے ایک صریح فائدہ اسلام کی اشاعت میں یہ حاصل ہوتا ہے کہ موجودہ عیسائیت آپ کی وفات کے ساتھ ہی وفات پا جاتی ہے۔ چنانچہ بعض حق پسند اہلِ علم حضرات مثلاً مولانا اشرف علی صاحب تھانوی وغیرہ نے اس کی افادیت کو تسلیم کیا اور بڑے بڑے عیسائی پادریوں نے تو صاف صاف کہدیا کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں تو عیسائیت کا تمام محل ہی زمین پر آن گرتا ہے۔ اور عیسائیت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

یہ ایک مثال ہے اس امر کی کہ مخالفینِ حق کی غرض احقاقِ حق کی بجائے مخالفت برائے مخالفت ہوتی ہے اس لئے وہ اپنے پینترے بدلتے رہتے ہیں حیات و وفاتِ مسیح علیہ السلام کے مسئلہ میں یہی طریق اختیار کیا جاتا ہے کبھی تو یہ کہا جاتا ہے کہ اس مسئلہ کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور کبھی وفاتِ مسیح کے عقیدہ کو ایسا کفر بنایا جاتا ہے کہ جو واجب القتل ٹھیراتا ہے۔ چنانچہ آج پھر بعض مخالفین نے مدینہ کے ایک غیر معروف عالم دین سے ایک فتوےٰ حاصل کر کے یہاں شائع کیا ہے جس میں یہاں تک جسارت کی گئی ہے کہ مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ رکھنے والا نعوذ باللہ واجب القتل ہے۔

اس فتوے سے تو خود بخود ہی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ فتوےٰ دینے والا اور اس کو صحیح مان کر شائع کرنے والے کس طرح نادانستہ طور پر دراصل موجودہ عیسائیت کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ آج جب عیسائی خود اس عقیدہ کو چھوڑ رہے ہیں ہمارے بعض عاقبت نااندیش اہلِ علم حضرات محض احمدیت کی مخالفت کے جوش میں ان مسلمانوں کو کافر مرتد اور واجب القتل قرار دے رہے ہیں جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اس طرح ایک متنازعہ فیہ مسئلہ کو اسلام کی کمزوری کا باعث بنا رہے ہیں۔

—— ✣ ——

دُعا کے اصول اور آداب

فرمودات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مرتبہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سابق مبلغ سیرالیون

رمضان اسلامی سال کا ایک نہایت ہی مقدس اور بابرکت مہینہ ہے۔ یوں تو خدا تعالیٰ ہر آن اور ہر لحظہ اپنے بندہ کی دعاؤں کو سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے۔ لیکن اس مبارک مہینہ میں خدا تعالیٰ انسانوں پر خاص طور پر رجوع برحمت ہوتا ہے اور اپنے فیضان اور انوار کو کثرت سے نازل فرماتا ہے۔ مگر انہیں پر جو اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی کے آستانہ پر جھکتے اور اس کے دروازے کو کھٹکھٹاتے۔ اور اس سے نہایت درد اور آہ وزاری سے تضرعات کرتے ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ خود قرآن پاک میں فرماتا ہے ادعونی استجب لکم کہ تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔

پس یہ مقدس مہینہ اپنے اندر علاوہ دوسرے فضائل کے ایک فضیلت خاص طور پر یہ بھی رکھتا ہے کہ اس میں بندہ کی دعائیں اور تضرعات خصوصیت سے شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ اور اس کی اکثر روحانی اور جسمانی مشکلات کے ازالہ کا باعث بنتی ہیں۔ مگر صد افسوس ایسے لوگوں پر جو دعا کی فلاسفی اس کے اصول اور آداب کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے اپنی دعاؤں کو ضائع کر دیتے ہیں اور بعض اوقات اس حد تک بڑھ جاتے ہیں کہ دعاؤں کے نتائج اپنی خواہشات کے مطابق برآمد ہوتے نہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی ہستی سے ہی انکار کر دیتے ہیں ؞

مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کی اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ ان نشانوں کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے یہ ثابت کیا جاوے کہ مجیب اور ناطق خدا ہمارا ہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سنتا اور ان کے جوابات دیتا ہے۔ اور دوسرے مذاہب کے لوگ جو خدا پیش کرتے ہیں وہ لا یرجع الیھم قولاً کا مصداق ہو رہا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۵)

ذیل میں حضور علیہ السلام کے الفاظ میں ہی دعا کے چند اصول اور آداب اور شرائط پیش کئے جاتے ہیں۔ تا رمضان میں احباب ان کو مدنظر رکھیں۔ اور دعاؤں کی صحیح تاثیرات سے کما حقہ متمتع ہو سکیں ؞

دعا کی اہمیت

"یاد رکھو دعا جیسی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے مومن کا کام ہے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے۔ اور اس استقلال اور صبر کے ساتھ دعا کرے کہ اس کو کمال کے درجہ تک پہنچا دے۔ اپنی طرف سے کوئی کمی اور دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔ اور اس بات کی بھی پرواہ نہ کرے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا بلکہ ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

جب انسان اس حد تک دعا کو پہنچاتا ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ اس دعا کا جواب دیتا ہے۔ جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے ادعونی استجب لکم یعنی تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ اور تمہاری دعا قبول کروں گا۔ حقیقت میں دعا کرنا بڑا ہی مشکل ہے۔ جب تک انسان پورے صدق ووفا کے ساتھ اور صبر اور استقلال سے دعا میں لگا نہ رہے۔ تو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ جو دعا کرتے ہیں۔ مگر بڑی بے دلی اور عجلت سے چاہتے ہیں۔ کہ ایک ہی دن میں ان کی دعا ثمر بہ ثمرات ہو جاوے حالانکہ یہ امر سنت اللہ کے خلاف ہے۔ اس نے ہر کام کے لئے اوقات مقرر فرمائے ہیں۔ اور جس قدر کام دنیا میں ہو رہے ہیں وہ تدریجی ہیں۔ اگرچہ وہ قادر ہے۔ کہ ایک طرفۃ العین میں جو چاہے کر دے اور ایک کن سے سب کچھ ہو جاتا ہے۔ مگر دنیا میں اسنے اپنا یہی قانون رکھا ہے۔ اس لئے دعا کرتے وقت آدمی کو ان نتیجہ کے ظاہر ہونے کے لئے گھبرانا نہیں چاہیئے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۰۵)

دعا کی حقیقت

"پنجابی میں ایک مثل ہے" جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے۔ وہ دعا کرتا ہے دعا میں ایک موت ہے۔ اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعوےٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے۔ یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی۔ تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے۔ اور اسی کا نام دعا ہے۔ اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے۔ تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۴)

دعا کے آداب

"دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ دعا کرنے والے تھک گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے اور اس نامرادی نے یہاں تک برا اثر پہنچایا۔ کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں۔ کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا۔ تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئیں کیوں قبول نہ ہوئیں مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر عدم استقلال اور تلون کو سوچے تو اسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں۔ جس پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامرادی کرنے والی مایوسی بڑھ گئی۔ پس کبھی تھکنا نہیں چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ۱۶، ۴۱۷)

دعا کی فلاسفی

"دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بے قرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے اور چیختا ہے۔ تو ماں کے پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے۔ حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا۔ لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو جس کا تجربہ ہے بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی فوراً دودھ اتر آیا ہے۔ جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے۔ اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے۔ میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں۔ تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۸)

غیر اللہ سے دعا اور سوال غیر مومنانہ طریق ہے

"پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے۔ کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے۔ اور اسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶۶)

دعا کے لوازمات

"اور دعا کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی۔ اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ کر لاتی ہے۔ اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے۔ خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو۔ لیکن یہ میسر نہ ہو تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی

ضرورت ہے۔

بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے وہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی ہی میں برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آ جاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر تو دہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں جو رات کو اُٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ۔۔۔۔ ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی۔ یہی وہ وقت ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانۂ الوہیت پر پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صـ ۹۳-۹۴)

جواب میں دیری قبولیّت کی علامت ہے

"میں نے اپنے تجربہ سے دیکھا ہے اور گزشتہ راستبازوں کا تجربہ بھی اس پر شہادت دیتا ہے کہ اگر کسی معاملہ میں دیر تک خاموشی کرے تو کامیابی کی امید ہوتی ہے لیکن جس امر میں جلدی جواب مل جاتا ہے وہ ہونیوالا نہیں ہوتا عام طور پر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک سائل جب کسی کے دروازہ پر مانگنے کے لئے جاتا ہے اور نہایت اضطراب اور عاجزی سے مانگتا ہے اور کچھ دیر تک جھڑکیاں کھا کر بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور سوال کئے ہی جاتا ہے تو آخر اس کو بھی کچھ شرم آ ہی جاتی ہے خواہ کتنا ہی بخیل کیوں نہ ہو پھر بھی کچھ نہ کچھ سائل کو دے ہی دیتا ہے تو کیا دعا کرنے والے کا ایک معمولی سائل جتنا بھی استقلال نہیں ہونا چاہیئے؟ خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۴۱۹)

دُعا کرنیوالے کو اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت پر کامل ایمان ہونا چاہیئے

"فرمایا۔ اذا سالک عبادی عنّی فانّی قریبٌ یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے سوال کریں کہ وہ کہاں ہے تو کہدے کہ میں قریب ہوں۔ قریب والا تو سب کچھ کر سکتا ہے دور والا کیا کرے گا؟ ۔۔۔۔۔۔ اس لئے فرمایا کہ کہدو میں قریب ہوں۔ پس یہ آیت بھی قبولیتِ دعا کا ایک راز بتاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت پر ایک ایمان کامل پیدا ہوا اسے ہر وقت اپنے قریب یقین کیا جاوے بہت سی دعاؤں کے رد ہونے کا یہ بھی سر ہے کہ دعا کرنے والا اپنی ضعیف الایمانی سے دعا کو مسترد کرا لیتا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ دعا کو قبول ہونے کے لائق بنایا جاوے کیونکہ اگر وہ دعا خدا تعالیٰ کی شرائط کے نیچے نہیں ہے تو پھر اس کو خواہ سارے نبی بھی مل کر کریں تو قبول نہ ہو گی اور فائدہ اور نتیجہ اس پر مرتب نہیں ہو سکے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۴۲۸)

دعا میں استقلال چاہیئے نہ کہ ایمان کو مشروط کرنا

"خدا تعالیٰ سے رو کر مانگنا اور اپنے ایمان کو مشروط کرنا بڑی بھاری غلطی اور ٹھوکر کا موجب ہے۔ دعاؤں میں استقلال اور صبر ایک الگ چیز ہے اور رو کر مانگنا بات ہے۔ یہ کہنا کہ میرا فلاں کام اگر نہ ہوا تو میں انکار کر دوں گا یا یہ کہدوں گا۔ یہ بڑی نادانی اور شرک ہے اور آداب الدعا سے ناواقفیت ہے ایسے لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں۔ قرآنِ شریف میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ ہر ایک دعا تمہاری مرضی کے موافق میں قبول کروں گا بے شک یہ ہم مانتے ہیں کہ قرآن شریف میں یہ بھی لکھا ہوا ہے ادعونی استجب لکم لیکن ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ اسی قرآن شریف میں یہ بھی لکھا ہوا ہے ولنبلونّکم بشیئٍ من الخوف والجوع آیہ۔ ادعونی استجب میں اگر تمہاری مانتا ہے تو لنبلونّکم میں اپنی منوانی چاہتا ہے یہ خدا تعالیٰ کا احسان اور اس کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندہ کی مان لیتا ہے۔ ورنہ اسکی الوہیت اور ربوبیت کی شان کے یہ ہرگز خلاف نہیں کہ اپنی ہی منوائے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۳۸۵)

بعض دعاؤں کے نتائج میں تاخیر کی وجہ

"کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ایک طالب نہایت رقت اور درد کے ساتھ دعائیں کرتا ہے مگر وہ دیکھتا ہے کہ ان دعاؤں کے نتائج میں ایک تاخیر اور توقف واقع ہوتا ہے اس کا سر کیا ہے؟ اس میں یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اوّل تو جس قدر امور دنیا میں ہوتے ہیں ان میں ایک قسم کی تدریج پائی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو انسان بننے کے لئے کس قدر مرحلے اور منازل طے کرنے پڑتے ہیں ایک بیج کا درخت بننے کے لئے کس قدر توقف ہے اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امور کا نفاذ بھی تدریجاً ہوتا ہے دوسرے اس توقف میں یہ مصلحت الٰہی ہوتی ہے کہ انسان اپنے عزم اور عقد ہمّت میں پختہ ہو جاوے اور معرفت میں استحکام اور رسوخ ہو یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس قدر انسان اعلےٰ مراتب اور مدارج کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسی قدر اس کو زیادہ محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے پس استقلال اور ہمّت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو انسان کامیابی کی منزلوں کو طے نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ پہلے مشکلات میں ڈالا جاوے انّ مع العسر یسراً اسی لئے فرمایا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۲۰۲-۲۰۳)

کثرت گناہ کی وجہ سے دُعا میں کوتاہی نہ ہونی چاہیئے

"گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے دعا تریاق ہے آخر دُعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا بُرا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۴)

ردِّ دُعا میں حکمت

"بعض اوقات انسان کسی دُعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دعا رد کر دی حالانکہ خدا تعالیٰ اس کی دعا کو سُن لیتا ہے اور وہ اجابت بصورت ردّ ہی ہوتی ہے کیونکہ اس کے لئے درپردہ اور حقیقت میں بہتری اور بھلائی اسی کے رد ہی میں ہوتی ہے۔ انسان چونکہ کوتاہ بین اور دور اندیش نہیں بلکہ ظاہر پرست ہے اس لئے اس کو مناسب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اسکے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دعا نہیں سُنی وہ تو ہر ایک کی دعا سُنتا ہے ادعونی استجب لکم فرماتا ہے راز اور بھید یہی ہوتا ہے کہ داعی کے لئے خیر اور بھلائی رد دعا ہی میں ہوتی ہے۔

دعا کا اصول یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبولِ دعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا ہے دیکھو بچّے کس قدر اپنی ماؤں کو پیارے ہوتے ہیں اور وہ چاہتی ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے لیکن اگر بچّے بیہودہ طور پر اصرار کریں اور رو کر تیز چاقو یا آگ کا روشن اور چمکتا ہوا انگارا مانگیں تو کیا ماں باوجود سچی محبت اور حقیقی دلسوزی کے کبھی گوارا کرے گی کہ اس کا بچہ آگ کا انگارا لے کر ہاتھ جلا لے یا چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مار کر ہاتھ کاٹ لے ہرگز نہیں۔ اسی اصول سے اجابتِ دعا کا اصول سمجھ سکتے ہیں میں تو اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ جب دعا میں کوئی بجز و مضر ہوتا ہے تو وہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۱۰۶-۱۰۷)

رمضان میں روزوں کی توفیق کیلئے دُعا کرنی چاہیئے

"خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۵۸)

نماز میں لذّت اور ذوق حاصل کرنے کی دُعا

"اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذّت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے۔

کہ اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آ جاؤں گا اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۳۲۲)

(باقی)

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر رُوداد

اہم دینی مسائل پر ایمان افروز تقاریر۔ تعمیر مسجد ڈنمارک کی تحریک پر قربانی کا شاندار مظاہرہ

جماعت احمدیہ کی خواتین کا جلسہ سالانہ ۲۶ دسمبر ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ شروع ہوا اور اپنی مخصوص روایات کے ساتھ تین دن جاری رہ کر مورخہ ۲۸ دسمبر کی شام کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ ان تین دنوں میں اسلام و احمدیت کی خوبیوں۔ حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور فضائل۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور صداقت اور اسلامی تعلیمات پر مدلل اور پر اثر تقاریر کی گئیں۔ پروگرام کا اہم ترین حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی پیغام۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا خطاب اور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر پر مشتمل تھا۔ اس کے علاوہ علماء سلسلہ کی تقاریر بھی ہوئیں جن کو دلچسپی و انہماک سے سنا گیا۔

۲۶ دسمبر ۱۹۶۴ء کا پہلا اجلاس

۲۶ دسمبر ۶۴ء کی صبح پہلے اجلاس کی کارروائی سوا نو بجے زیر صدارت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی جو محترمہ حامدۃ البشریٰ صاحبہ نے کی۔ محترمہ امۃ الرافع صاحبہ نے ایک نعت پڑھ کر سنائی جس کے بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے حاضرات سے خطاب فرمایا۔

آپ کے روح پرور خطاب کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "پردہ اور ہماری خواتین"۔ آپ نے پردہ کے متعلق قرآنی آیات کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں عورتوں کے لئے پردہ کے احکام کی حد بندی کر دی ہے۔ آپ نے ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ان احکام سے خدا تعالےٰ کا مقصد اپنے بندوں کے دلوں کی صفائی ہے۔ پردہ کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے لوگ ان تمام برائیوں اور بری باتوں سے اجتناب کریں جن سے بدی انسانی قلوب میں داخل ہو سکتی ہے۔ پردہ کے احکام کے بعد صحابیات رضؓ نے جیسا کہ احادیث میں آتا ہے۔ اپنی چادریں اور اوڑھنیاں بنا لیں۔ اس کے بعد زمانہ کے ساتھ ساتھ پردہ کی شکل بھی بدلتی گئی مگر موجودہ زمانہ میں برقع بھی فیشن میں شامل ہو چکا ہے۔ اور ایسا برقع جو جسم کو نمایاں کرے لا یبدین زینتھن کے حکم کے خلاف ہے۔ مخلوط تعلیم اور مخلوط پارٹیوں میں شمولیت جسے موجودہ زمانہ کے لوگ باعث فخر سمجھتے ہیں خوفناک اور گھناؤنے نتائج کا موجب ہو رہی ہے یہ دراصل اسلام کے احکام کو پسِ پشت ڈالنے کی سزا ہے۔ اسلام کا مطلب کامل فرمانبرداری ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کے کسی حکم کو بھی ٹالتے ہیں تو صحیح معنوں میں مسلمان کہلانے کی مستحق نہیں۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں اس چیز کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ہمارے برقعے پردہ کی اصل روح اور مقصد کو پورا کرتے ہیں یا نہیں۔

اس کے بعد محترمہ امۃ القدوس صاحبہ نے "اسلام کی فوقیت دوسرے مذاہب پر" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا۔ کہ اسلام میں خدا تعالےٰ کی ذات کا تصور دوسرے مذاہب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ عیسائیت میں تثلیث کے عقیدہ اور ہندوؤں میں بت پرستی کے مقابلہ پر اسلام کا خدا واحد ہے۔ سمیع و علیم اور قادرِ مطلق ہے۔ اور اسلام کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں سے بلند مقام رکھتے ہیں۔ آپ نے زندگی کے ہر مرحلہ پر اور ہر شعبے میں اپنے متبعین کے لئے مثال قائم کی ہے اور آپ کے اسوہ حسنہ پر چل کر ایک شخص صحیح اسلامی طریق پر زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اسلام کی الہامی کتاب باقی تمام الہامی کتب سے بہتر ہے۔ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس کی حفاظت کا وعدہ خود خدا تعالےٰ نے کیا اور آج بھی وہ اپنی اصل حالت میں ہے۔ ایک اور افضلیت اسلام کی اس کی عالمگیر خصوصیت ہے۔ باقی تمام انبیاء محدود وقت کے لئے مخصوص قوموں کی طرف آتے رہے۔ مگر اسلام سب وقتوں اور سب قوموں کے لئے ہے اس کی تعلیم ہر زمانہ کے لئے ہے۔ یہ نہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لائی ہوئی تعلیم کی طرح ضرورت سے زیادہ سخت ہے اور نہ عیسائیت کی تعلیم کی طرح ضرورت سے زیادہ نرم ہے۔ اسلام ہر مرحلے پر میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔

اس کے بعد محترمہ امۃ المالک صاحبہ راولپنڈی نے تقریر کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام"۔ آپ نے حضور علیہ السلام کی سیرت کے چند نمایاں پہلو بیان کئے اور بتایا کہ آپؑ ہر آن اپنے آسمانی آقا کی رضا و خوشنودی کو ملحوظ رکھتے تھے۔ آپؑ کا دوسرا نمایاں وصف آپؑ کا اپنے مطاع و آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق تھا۔ آپؑ کی تمام زندگی اس کامل وجود سے عشق و محبت اور کامل اتباع میں گزری۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا تیسرا نمایاں پہلو قرآن کریم سے حد درجہ محبت ہے۔ آپؑ کی سیرت کا ایک اور نمایاں وصف اپنی اولاد سے نہایت مشفقانہ اور مربیانہ سلوک تھا۔ مگر محبت و شفقت کے ساتھ ساتھ آپؑ اپنی اولاد کی تربیت کا خیال بھی رکھتے تھے۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور اُن کے لئے دعائیں بھی فرماتے رہتے تھے۔

اس کے بعد محترمہ امۃ الرشید فضل الٰہی صاحبہ تقریر کرنے کے لئے آئیں آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "دعا اور اس کی اہمیت"۔ آپ نے لفظ دعا کا مطلب بتاتے ہوئے واضح کیا کہ دعا بندے کی اس حالت کا نام ہے۔ جب وہ کسی تکلیف کے وقت یا کسی کام کے کرنے کے وقت اپنی کمزوری و ناتوانی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے آقا سے مدد و نصرت طلب کرتا ہے۔ انسان کی حیثیت ریت کے ذروں کی طرح بے حقیقت ہے۔ اور کمزور انسان خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی عنایت کی ہوئی طاقت و ہمت کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اور دعا ہی اسے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور پھر اس سے فضل و رحمت اور نصرت طلب کرنے کے قابل بناتی ہے۔

اس کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس تقریر کرنے کیلئے تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا۔ "احمدی خواتین کی ذمہ داریاں"۔ آپ نے فرمایا کہ احمدی مستورات کا مقام و مرتبہ دوسری عورتوں سے بالکل مختلف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اسلام کی اشاعت ہے۔ پس آپ کے ماننے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے مشابہ ہیں اور ان کی ذمہ داریاں بھی وہی ہیں اور ان کو بھی ایسی ہی قربانیوں اور اطوار و اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ احمدی عورتوں کی ذمہ داری نہ صرف خود برائیوں سے اجتناب اور بدیوں سے دور رہنا ہے بلکہ دوسروں کو بھی برائیوں سے رکنے کی تلقین کرنی چاہیئے۔

آپ نے فرمایا۔ غیر احمدی خواتین زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ مگر نمازوں کی ادائیگی اور قربانیاں دینا احمدی مستورات کا ہی حصہ ہے۔ اس ضمن میں آپ نے احمدی مستورات کی قربانیوں کا جو مسجد ہالینڈ اور مسجد لندن کی شکل میں موجود ہیں مفصل ذکر کرتے ہوئے انہیں مزید قربانیوں کی تلقین کی اور بتایا کہ مومنوں کی ایک صفت خدا تعالیٰ نے یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہر حال میں اطاعت کرتے ہیں۔ پس احمدی خواتین کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنا فخر اسی میں محسوس کریں کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اتباع کرتی ہیں نہ کہ رسم و رواج کی۔ انہیں دوسری عورتوں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ آپ نے گھروں میں اور سوسائٹی میں اسلامی ماحول پیدا کرنے کی تلقین کی۔

محترم شمس صاحب کی تقریر کے بعد پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس دو بجے محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے جو محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ نے کی شروع ہوا۔ نظم کے بعد محترمہ صاحبزادی امۃ النور صاحبہ نے تقریر کی جس کا عنوان تھا "قرآن کریم اور ہماری زندگی"۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم اس تعلیم کا مجموعہ ہے۔ جو انسانی زندگی کے لئے بہترین اصول پیش کرتا ہے۔ اور ہر مرحلہ پر رہنمائی کرتا ہے۔

قرآن کریم نے ہی اخلاق کو اصل شکل میں پیش کیا ہے۔ اور انہیں اخلاق و آداب کو اپنانے سے انسان معاشرے کا بہترین وجود بن سکتا ہے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جو محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مردانہ جلسہ گاہ میں جلسہ کے افتتاح کے موقع پر پڑھا تھا۔ بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنایا گیا۔ نیز محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر بعنوان "سیرت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم" سنائی گئی۔ یہ تقریر نہایت دلچسپی سے سنی گئی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی جامع و مدلل تقریر بر موضوع "اسلام میں نبوت کا تصور اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام" بھی بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئی۔

آپ کی تقریر بھی نہایت انہماک اور خاموشی سے سنی گئی۔ اور اس کے بعد دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

باقی

اعلان تحریک جدید سال ۳۱/۲۱ پر انفرادی وعدوں کی پیشکش

یہ فہرست ان وعدوں کی چوتھی قسط ہے جو سال نو کے اعلان کے تین دن کے اندر مرکز میں پہنچائے گئے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جن دوستوں نے تاحال اپنے وعدے ارسال نہیں فرمائے وہ بھی جلد اپنے محبوب امام کی مقدس آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کریں۔

نام	رقم
۱۔ مکرم مہر محمد حیات صاحب۔ ڈاور متصل ربوہ۔	۰۰ — ۴۰۷ روپے
۲۔ " سید ابرار حسین صاحب شاہدرہ ماچس فیکٹری۔	۰۰ — ۲۶۵ "
۳۔ " شیخ محمد اسلم صاحب دنیاپور ضلع ملتان	۰۰ — ۱۰۹ "
۴۔ " " مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد "	۰۰ — ۱۰۲ "
۵۔ " مولوی احمد خان صاحب نسیم انچارج " " مقامی	۲۵ — ۹۱ "
۶۔ " حسن محمد خانصاحب عارف نائب وکیل التبشیر	۸۵ — ۵۱ "
۷۔ " چوہدری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۰۰ — ۴۰ "
۸۔ " سید احمد شاہ صاحب " " "	۰۰ — ۲۵ "
۹۔ " چوہدری عبدالرحیم صاحب چیمہ سپرنٹنڈنٹ وکالت مال اوّل	۰۰ — ۵۰ "
۱۰۔ " مولوی محمد صدیق صاحب شاہد وکالت تبشیر	۵۰ — ۲۱ "
۱۱۔ " چوہدری شجاعت علی صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۴۳ — ۳۱ "
۱۲۔ " " مبارک مصلح الدین صاحب نائب وکیل المال ثانی	۰۰ — ۳۴ "
۱۳۔ " شیخ رحمت اللہ صاحب وکالت مال اوّل	۵۰ — ۳۱ "
۱۴۔ " چوہدری عبدالمجید صاحب دفتر محاسب ربوہ	۰۰ — ۲۷ "
۱۵۔ " عبدالباری قیوم صاحب دارالفضل ربوہ	۰۰ — ۲۰ "
۱۶۔ " ماسٹر محمد انور صاحب شاہ مسکین۔	۰۰ — ۲۴ "
۱۷۔ خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل	۰۰ — ۱۷۷ "

(وکیل المال تحریک جدید)

مسجد مبارک کیلئے مؤذن کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ کے لئے ایسے خوش الحان مؤذن کی ضرورت ہے۔ جو بطور خادم مسجد بھی کام کرے۔ تنخواہ ۶۵-۱-۷۵-۱-۸۵ ہوگی۔ پراویڈنٹ فنڈ کی سہولت بھی موجود ہوگی۔ اور صدر انجمن کی مستقل ملازمت اور پنشن کا حق۔ خواہشمند احباب ۳۱/۱/۶۵ تک اپنی درخواستیں معرفت مقامی امراء و پریذیڈنٹ صاحبان ارسال فرمائیں۔ (ناظر تعلیم)

دُعائے مغفرت

۱۔ مکرم شیخ دوست محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا کی والدہ محترمہ ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کی درمیانی شب کو وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا الیہ راجعون۔ بہت فیاض مخیر۔ خلیق اور ہمدرد تھیں۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ نماز ظہر۔ عصر کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ گاہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ کا تابوت بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب عطا کرے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین ودنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔ (شیخ بشیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

۲۔ چوہدری بی احمد صاحب باجوہ مالک باجوہ کلاتھ ہاؤس گول بازار ربوہ کی والدہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ مورخہ ۱۰/۱/۶۵ بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح اس دار فانی سے رحلت فرماگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں نہایت صابر شاکر اور خوش اخلاق۔ غربا پرور۔ ہمدرد اور ملنسار تھیں۔ مرحومہ کا جنازہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز ظہر مورخہ ۱۱/۱/۶۵ پڑھا۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور تین لڑکیاں۔ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل ۴۴

اطفال الاحمدیہ کے تعلیمی وظائف

ہر سال شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال کا انعامی وظائف کے سلسلہ میں ایک امتحان لیا جاتا ہے۔ امسال یہ امتحان ستمبر ۱۹۶۴ء میں لیا گیا۔ جس میں مجلس ربوہ کی طرف سے ۳۳۔ اطفال۔ کراچی کی طرف سے ۴۔ سیالکوٹ کی طرف سے ۳۔ اور نذیر آباد کی طرف سے ایک۔ یعنی ۴۱۔ اطفال شریک ہوئے۔ اس میں ملک مجیب الرحمٰن دارالصدر جنوبی ربوہ۔ اوّل آئے ہیں۔ انہوں نے ۲۸۵/۴۰۰ نمبر حاصل کئے۔ اور دوسرے نمبر پر ہبۃ الرحمٰن مجلس کراچی آئے۔ انہوں نے ۲۳۹/۴۰۰ حاصل کئے۔

ان ہر دو ہونہار بچوں کے لئے مبلغ دس/-، دس/- روپے کے ماہانہ تعلیمی وظیفے ایک سال کے لئے جاری کر دیئے گئے ہیں۔

آئندہ سال انعامی وظائف کے امتحان کے سلسلہ میں نصاب اور دیگر تفصیلات کا انشاء اللہ العزیز جنوری ۱۹۶۵ء میں ہی اعلان کر دیا جائے گا۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ عزیزم چوہدری ناصر احمد باجوہ بی۔ اے ولد عزیزم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ دانہ زید کا۔ ضلع سیالکوٹ کے نکاح ہمراہ عزیزہ مبارکہ سلطانہ بنت عزیزم میجر محمد عبداللہ مہار صاحب کا اعلان مکرم ومحترم مولانا جلال الدین شمس صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ ۲۸/۱۲/۶۴ بر موقعہ جلسہ سالانہ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ مہر پر فرمایا۔ عزیزی ناصر احمد حضرت چوہدری محمد عبداللہ خانصاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دانا زید کا کا پوتا اور عزیزہ مبارکہ سلطانہ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پوہلہ مہاراں کی نواسی ہے۔

احباب کرام و درویشانِ قادیان سے باادب درخواست ہے کہ دعا فرماویں اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے نہایت بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(خاکسار اسد اللہ خاں امیر جماعت احمدیہ۔ لاہور)

۲۔ مورخہ ۲۸/۱۲/۶۴ کو عزیزم سید ولی اللہ شاہ ولد سید محمد لطیف پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح عزیزہ سیدہ محمودہ بیگم بنت سید ناظر حسین شاہ صاحب مرحوم بولایت سید محمود احمد صاحب ولد سید ناظر حسین صاحب محلہ دارالرحمت ربوہ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر جلسہ سالانہ پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سید محمد لطیف پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۳۔ عزیزہ مبارکہ بنت ملک سعادت احمد صاحب کا نکاح عزیز نعیم احمد صاحب ابن قاضی ناصر احمد صاحب مقیم لنڈن کے ساتھ بعوض آٹھ ہزار روپیہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء ربوہ پر پڑھا۔ لڑکی ملک مولا بخش صاحب مرحوم کی پوتی اور لڑکا میاں محبوب عالم صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب اس رشتہ کے مبارک ہونے کی دعا فرمائیں۔

(ملک بشارت احمد۔ معرفت ملک جی برادرز۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

● چوہدری محمود احمد صاحب منیجر احمد آباد سٹیٹ کو اچانک گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔ (رشید محمود کاہلوں احمد آباد سٹیٹ)

● مرزا عزیز محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چیچہ وطنی چند دنوں سے بیمار ہیں۔

(مرزا احمد سرور قائد مجلس خدام الاحمدیہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری)

● عزیزم مکرم عبدالغنی صاحب ہمایوں جو کار کے حادثہ میں سخت زخمی ہوگئے تھے ابھی تک کمبائن ہسپتال میں ہی ہیں۔ گو کسی قدر افاقہ ہے مگر ابھی ان کی حالت مزید دعاؤں کی محتاج ہے (خاکسار عبدالخالق جامعہ احمدیہ ربوہ)

● خاکسار مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ (خاکسار غلام محمد نفیر مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

● سعید احمد ابن چوہدری محمد حسین صاحب بستی امانت علی رحیم یار خاں متعلم جامعت دہم جلسہ سالانہ سے واپسی پر بوجہ ٹائیفائیڈ شدید بیمار ہوگیا ہے۔ اسکے والدین سخت پریشان ہیں۔

(خاکسار۔ محمد اشرف ناصر۔ شاہد مربی جماعت احمدیہ رحیم یار خاں)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

۴۴۔ عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار مسعود احمد سوہاڑی دفتر امور خارجہ ربوہ۔ جھنگ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ ماسکو ۱۵ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کل ماسکو سے مغربی جرمنی روانہ ہو گئے۔ ہوائی اڈے پر روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو، روس میں پاکستان کے سفیر مسٹر اقبال اطہر اور دیگر افسروں نے آپ کو الوداع کہا۔

مسٹر بھٹو نے ماسکو میں اپنے دو روزہ قیام کے دوران روس کے وزیر اعظم مسٹر کاسیجن وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو اور دیگر زعماء سے ملاقاتیں کیں۔ ہوائی اڈے پر تاس کے نمائندے سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا کہ انھوں نے روسی لیڈروں سے مخلصانہ اور بے تکلف بات چیت کی ہے اور بین الاقوامی اور ایشیائی مسائل کو حل کرنے سے متعلق دونوں ملکوں کا نقطۂ نظر ملتا جلتا ہے آپ نے حکومت روس کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔

★ راولپنڈی ۱۵ جنوری۔ الجزائر کے سفیر نے کل یہاں صدر ایوب سے طویل ملاقات کی اور دونوں ملکوں کے باہمی دلچسپی کے امور اور مسئلہ کشمیر پر تفصیلی گفتگو کی سفیر نے صدر کو اپنی اسناد تقرری پیش کرنے کے بعد ان سے بین الاقوامی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے صدر بن بیلا اور الجزائر کے وزیر خارجہ کی طرف سے صدر ایوب کو انتخاب میں کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔

الجزائر کے سفیر نے بعد ازاں بتایا کہ انھوں نے مسئلہ کشمیر سے متعلق صدر بن بیلا کے موقف سے صدر ایوب کو آگاہ کیا۔ آپ نے کہا کہ صدر پاکستان اس سلسلہ میں الجزائر کے موقف پر مطمئن تھے۔

★ انقرہ ۱۵ جنوری۔ ترکی نے رسمی طور پر سینٹو کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ اس کی مجوزہ ایٹمی فوج میں شامل ہونے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ ترکی نے اپنے اس فیصلہ سے برطانیہ اور امریکہ کو بھی مطلع کر دیا ہے۔

★ لاہور ۱۵ جنوری۔ کل یہاں سرکاری طور پر بتایا گیا کہ متروکہ املاک کی مستقل منتقلی کے کاغذات حاصل کرنے کے لئے درخواستیں وصول کرنے کی تاریخ ۳۱ جنوری تک بڑھا دی گئی ہے اس سے قبل یہ تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۴ء تھی۔ جن لوگوں کو املاک منتقل کی جائیں گی انہیں منتقلی کی قیمت ادا کرنا ہوگی۔

★ راولپنڈی ۱۵ جنوری۔ افریشیائی اتحاد کی دوسری کانفرنس جو الجزائر میں منعقد ہونے والی تھی ملتوی کر دی گئی ہے اور اب یہ مقررہ پروگرام سے ایک ماہ کے لگ بھگ تاخیر سے شروع ہوگی۔ اس بات کا انکشاف کل یہاں پاکستان میں الجزائر کے سفیر مسٹر سکوٹی لاروچ نے کیا۔

مسٹر لاروچ نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ کانفرنس کے التوا کی وجہ سیاسی نوعیت کی نہیں ہے بلکہ حکومت الجزائر مارچ تک کانفرنس ہال اور دوسرے رہائشی انتظامات مکمل نہیں کر سکے گی۔ اس لئے کانفرنس ملتوی ہو گئی ہے۔

★ کوالالمپور ۱۵ جنوری۔ ملائشیا کے نائب وزیر اعظم اور وزیر دفاع تن عبد الرزاق نے اعلان کیا ہے کہ ان کا ملک اپنے دفاع کو مضبوط کرنے کی غرض سے برطانیہ نیوزی لینڈ اور دوسرے دوست ممالک سے فوجی ساز و سامان حاصل کرے گا۔ اور اس وقت تک حاصل کرتا رہے گا۔ جب تک اس کی ضرورت محسوس کی جائے گی۔ انھوں نے کہا کہ کچھ معلوم نہیں کہ انڈونیشیا ملائشیا کے خلاف اپنی موجودہ سخت گیر مہم کو جنگ میں تبدیل کر دے۔

ایک اطلاع کے مطابق برطانیہ نے ہانگ کانگ سے اپنی گورکھا فوج ملائشیا منتقل کرنا شروع کر دی ہے۔ اسے طیاروں کے ذریعہ کوالالمپور لایا جا رہا ہے اسی طرح گزشتہ پندرہ دن کے اندر برطانوی فوجوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے اور اب ان کی تعداد ستر ہزار کے لگ بھگ ہو گئی ہے۔

★ راولپنڈی ۱۵ جنوری۔ ترقی اردو کے مرکزی بورڈ میں آئندہ تین ارکان مرکزی حکومت نامزد کرے گی اس فیصلے کا اعلان سرکاری طور پر کر دیا گیا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق مرکزی حکومت نے کرنل مجید ملک کو بورڈ کی مجلس عاملہ کا رکن نامزد کیا ہے۔

★ لندن ۱۵ جنوری۔ برطانیہ میں انڈونیشی ناظم الامور مسٹر سیو توسو دیو نے تردید کی ہے کہ انڈونیشیا نے ملائشیا سے اختلافات دور کرنے کے لئے مصالحانہ کوششیں شروع کر دی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ انڈونیشیا نے ملائشیا کی ناکہ بندی کرنے کا فیصلہ صحیح سمجھ کر اور اصولوں کی بنیاد پر کیا ہے ان اصولوں کو کسی صورت میں بھی قربان نہیں کیا جا سکتا۔

★ واشنگٹن ۱۵ جنوری۔ جاپان کے وزیر اعظم ایساکو ساتو اور صدر جانسن کی بات چیت مکمل ہو گئی۔ امریکی اخبارات کی اطلاع کے مطابق صدر جانسن نے امریکہ اور جمہوریہ چین میں مفاہمت کرانے اور دونوں ملکوں کو قریب لانے کے لئے جاپان کو مصالحانہ کوششیں کرنے کی اجازت دے دی ہے دونوں لیڈروں نے جاپان اور جمہوریہ چین تعلقات پر تفصیلی بات چیت کی۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ جاپان اور جمہوریہ چین کے بڑھتے ہوئے تجارتی تعلقات پر امریکہ معترض نہیں ہوگا۔ امریکہ نے مسٹر ساتو کا یہ مؤقف تسلیم کر لیا ہے کہ اقتصادی ضروریات کے تحت جاپان اپنے طاقتور پڑوسی ملکوں سے بہتر تعلقات استوار کرنے میں حق بجانب ہے۔

دونوں لیڈروں نے مشرق اور مغرب کے تعلقات جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل تخفیف اسلحہ اور ایٹمی اسلحہ کی تقسیم پر پابندی کے مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا ہے۔ اور ان میں سے بیشتر مسائل پر مکمل اتفاق رائے ہو گیا ہے۔

★ نئی دہلی ۱۵ جنوری بھارت کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے تصدیق کی ہے کہ انہیں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ولسن کا مراسلہ مل گیا ہے جس میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس بلانے کی تجویز پیش کی گئی ہے اور انھوں نے یہ تجویز اصولی طور پر منظور کر لی ہے کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس موسم گرما میں بلائی جائے انھوں نے بتایا کہ کانفرنس جون میں ہوگی یا جولائی میں۔ انھوں نے بتایا کہ دولت مشترکہ کے لیڈروں کی اکثریت کانفرنس بلانے کے حق میں ہے۔

★ لندن ۱۵ جنوری۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر گورڈن واکر عنقریب فرانس کے وزیر خارجہ موسیو مورلیس کوو دی مورویل سے ملاقات کریں گے۔ برطانوی وزیر خارجہ کے ذرائع نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے لیکن انھوں نے یہ بتانے سے معذوری ظاہر کی ہے کہ یہ ملاقات کب اور کہاں منعقد ہوگی البتہ انھوں نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ ملاقات برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ ولسن کے پیرس جانے سے پہلے ہو گی۔

وصیّت

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصیت سیکرٹری مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہے تا کہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان کو تحریری طور پر اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۴۰۰: میں محمد سلیمان ولد کریم الدین قوم قریشی پیشہ ملازم عمر تقریباً چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن منیگاہ ڈاک خانہ کیوارہ ضلع بارہ مولا صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زمین خشکی آٹھ کنال قیمت آٹھ صد روپیہ ایک مکان کچا لکڑی کا قیمت دو صد روپیہ۔ دو بیل قیمت پانچصد روپیہ۔ کتاب سٹاک کتب سلسلہ احمدیہ کی یہ تمام کتابیں قیمت دو صد روپیہ۔ برتن۔ پتیلی و سلور بکس وغیرہ قیمت پچاس روپیہ ایک گھڑی پاکٹ واچ قیمت ۴۵/۵۰ روپیہ۔ سائیکل قیمت ساٹھ روپیہ۔ ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۳۱/- روپیہ پراویڈنٹ فنڈ کل رقم جمع تقریباً ۲۵ روپیہ اور دگنا کی رسید میں ڈاک رکھ لی ہیں گرچہ دو صد روپیہ کا امیدوار ہوں۔ انشاء اللہ العزیز اس تمام جائداد آمد کی وصیت دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور جس قدر بھی آئندہ میں جائداد پیدا کروں اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی رپورٹ مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ خواہ میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن ہو یا نہ ہو۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ خاکسار محمد سلیمان بقلم خود موصی ساکن کشمیر حال ملازم سنگھرش ٹاپ سنگل ٹاؤن شپ۔ گواہ شد مولوی حبیب الرحمن احمدی برادر حقیقی موصی ساکن منیگاہ گواہ شد۔ عبدالرحیم غیر احمدی برادر موصی ساکن منیگاہ مذکور۔ گواہ شد نیک عالم برادر خورد غیر احمدی ساکن منیگاہ مذکور۔

دعاؤں کی بنیاد محبت پر ہے۔ انسان کو محبت کے تحت خدا سے مانگنا چاہیئے

اصل مدعا یہ ہو کہ خدا مل جائے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ملتا ہے، وہ اسی کا فضل ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعا کے ایک نہایت اہم طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے واذا سالك عبادی عنی فانی قریب میرے بندے اگر میرے بارے میں سوال کریں تو انھیں کہو کہ میں تو بالکل قریب ہوں۔ اس میں یہ حکمت بیان کی گئی ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کی بنیاد محبت پر رکھنی چاہیئے۔ اور دعاؤں کی بنیاد بھی محبت پر ہے۔ دعا انسان اس لئے نہ مانگے کہ مجھے یہ چیز مل جائے یا وہ چیز مل جائے بلکہ اس لئے مانگے کہ اگر خدا تعالیٰ سے نہ مانگوں تو اور کس سے مانگوں۔ نیتوں سے کاموں کے انجام میں بھی بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ بسا اوقات انسان ایک چیز اس لئے مانگتا ہے کہ تعلق پیدا ہو جائے۔ ماں باپ سے بچہ بسا اوقات اسی غرض سے سوال کرتا ہے، بچہ جب ماں باپ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو اس لئے کہ اس کا دل چاہتا ہے ماں باپ سے مانگوں اور ان سے چمٹوں۔ ورنہ اسی چیز کی اسے ضرورت نہیں ہوتی۔ اس وقت اتنی خواہش بچہ کو اس چیز کی نہیں ہوتی جو مانگ رہا ہوتا ہے جتنی ماں کی گود میں بیٹھنے یا باپ سے پیار کرانے کی ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو اس کی غرض خدا کو پانا ہو نہ کہ کوئی اور چیز حاصل کرنا پس جو سوال کرے اور کچھ مانگے اس کی حرص پر بنیاد نہ ہو بلکہ محبت پر ہو وہ سمجھے اگر فلاں چیز نہیں ملتی تو نہ ملے خدا سے باتیں تو ہو جائیں گی۔ میں اس قسم کی ایک مثال سناتا ہوں جس سے محبت کا ثبوت ملتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا وقت جب قریب آیا اور آپ نے بعض رؤیا کی بناء پر معلوم کر لیا کہ میری وفات قریب ہے تو آپ نے ایک مجلس میں فرمایا میں چاہتا ہوں مجھ پر کسی کا حق نہ رہے اس لئے اگر کسی کو مجھ سے کوئی ایسی تکلیف پہنچی ہو جو ناجائز ہو تو آج مجھ سے اس کا بدلہ لے لے۔ تا قیامت کے دن مجھ پر اس کا حق نہ رہے۔ صحابہ نے مختلف کیفیات قلبی کے ماتحت اس بات کو مختلف رنگ میں سمجھا اور فائدہ اٹھایا کسی نے تو اس سے یہ سمجھا کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے کسی نے سمجھا کیا اعلیٰ بات فرمائی ہے کسی نے سمجھا کیا اعلیٰ سبق دیا ہے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کا غرض ہر ایک نے اپنے اپنے رنگ میں فائدہ اٹھایا کہ اسی دوران میں ایک صحابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ایک دفعہ مجھے آپ سے تکلیف پہنچی تھی میں اس کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر صحابہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ انھوں نے خیال کیا ہوگا اس نے کیسی بیہودہ بات کہی ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس قدر گستاخی کی ہے کئی اس پر دانت پیستے ہوں گے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت ہی اسے اپنا بدلہ لینے کا خیال آیا۔ اور اس کا اس نے مطالبہ کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا بتاؤ کیا بات ہے اس نے کہا یا رسول اللہ ایک دفعہ آپ جنگ کے موقعہ پر صف بندی فرما رہے تھے تو آپ کی کہنی میری پیٹھ پر لگی تھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو تم بھی مار لو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اس وقت میرا بدن ننگا تھا مگر آپ کے جسم پر کپڑا ہے۔ آپ نے کپڑا اٹھا دیا اور کہا لو اب مار لو۔ یہ دیکھ کر اس صحابی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مطہر کو بوسہ دیتے ہوئے کہا میں نے سمجھا تھا حضور کی وفات قریب ہے پھر اس مبارک جسم کو دیکھنے کا موقعہ نہ ملے گا۔ اس لئے ایک دفعہ تو اسے چوم لوں دیکھو اس صحابی کا بھی یہ مانگنا تھا اور اپنا حق مانگنا تھا مگر اس کی اصل غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کو دیکھنا اور بوسہ دینا تھی۔ تو بسا اوقات انسان ایک چیز مانگتا ہے مگر اس کی اصل غرض قرب اور محبت حاصل کرنا ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے باہر سے دوست آتے ہیں اور کہتے ہیں بہت ضروری کام ہے جس کے لئے ملنا چاہتے ہیں لیکن جب ملتے ہیں تو کہتے ہیں یہی کام تھا کہ آپ سے ملنا چاہتے تھے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اذا سالك عبادی عنی فانی قریب۔ جس وقت میرے بندے میری بابت سوال کریں۔ یہ سوال نہیں کہ یہ ملے اور وہ ملے۔ بلکہ ان کا اصل مقصد یہ ہو کہ خدا ملے باقی جو کچھ ملے وہ سب زائد ہے۔ تو ان سے کہو میں ان کے قریب ہوں۔ ف لبا اوقات نتیجہ کے لئے آتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی تڑپ ہو کہ خدا کہاں ہے۔ اتنا ہی خدا نزدیک ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرا حاصل کرنا مانگنے پر منحصر ہے مجھے پکارو تو میں آ جاؤں گا۔ میں تو خود اس کا منتظر ہوں کہ آواز دو تو میں آؤں"

(الفضل ۹ راپریل ۱۹۲۶ء)

تیرے آگے ہاتھ پھیلاؤں نہ گر
کس کے آگے اور پھیلاؤں کہاں
کون غمخواری کرے تیرے سوا
بارِ فکر و حزن لے جاؤں کہاں

(کلامِ محمود)

واقفین کی فوری ضرورت

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید)

وقفِ جدید کی طرف سے نو واقفین کی تربیت کے لئے ایک سال کی تعلیمی کلاس کا اجراء کیا گیا ہے۔ ایسے نوجوان جو خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں ان کو چاہیئے کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے جلد از جلد اپنے نام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ ایک ماہ کے اندر اندر جن احباب کا وقف منظور ہو جائے گا ان کو اس تعلیمی کلاس میں شمولیت کا موقعہ دیدیا جائے گا جملہ عہدہ داران جماعت ہم سے تعاون فرماتے ہوئے اپنی اپنی جماعت کے مخلص نوجوانوں کو وقف کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ہمیں نہایت مخلص، مستعد۔ صحت مند اور سمجھدار نوجوانوں کی ضرورت ہے جو دین کی راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار ہوں اور مستقل مزاجی کی صفت اپنے اندر رکھتے ہوں۔

نظامِ وقف اِس دَورِ خسروی کی ایک عظیم الشان سعادت ہے۔ اِس سے وابستہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں کے وارث بنیں۔

وقف کی درخواستیں حضرت اقدس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوائی جائیں:-

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ سکونت۔ تاریخ بیعت۔ دینی تعلیم۔ تبلیغی تجربہ۔ دنیاوی تعلیم۔ موجودہ کام۔ ماہانہ آمد۔ شادی شدہ یا غیر شادی شدہ۔ شادی شدہ کی صورت میں بچوں کی تعداد اپنے اہل وعیال کے علاوہ دوسری ذمہ داریاں (اگر کوئی ہوں) وغیرہ وغیرہ۔ اگر کسی جماعتی عہدہ پر فائز رہا ہو تو کس عہدہ پر اور کب۔ اگر کسی جماعتی ادارے میں کام کیا ہے تو کب اور فراغت کی وجہ۔

مرزا طاہر احمد
ناظم ارشاد وقفِ جدید ربوہ

درخواستِ دعا

میرے بیٹے عزیزم چوہدری محمد اعظم صاحب بی۔ ایس سی۔ ایم ایڈ کا لڑکا عزیزم محمد طالب بعمر چھ ماہ چند دنوں سے پھر بعارضہ بخار و اسہال بیمار ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے اور لمبی عمر دے۔ آمین

محمد رمضان
کارکن وکالتِ تبشیر۔ ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲